

فِصُولُ الْكِبَرَى
خَاصِيَاتُ ابْوَابِ

(اُرْدُو تحقیق و تعلیق)

زیرنگرانی
حضرت مولانا مفتی سعید احمد صنیاء الن پوری
شیخ الحدیث و صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند
مرتب

جناب مفتی اشتیاق احمد قاسمی
استاذ دارالعلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ جہانگیر پور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : فصول اکبری خاصیات ابواب (اردو تحقیق و تعلیق)
زیرنگرانی : حضرت اقدس مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہ
شیخ الحدیث و صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند
مرتب : جناب مفتی اشتیاق احمد قاسمی
استاذ دارالعلوم دیوبند
طباعت : جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ مطابق مارچ ۲۰۱۶ء
ناشر : مکتبہ حجازی دہلی
مطبوعہ : ایچ۔ ایس۔ آفسیٹ پرنٹرس، دریا گنج نئی دہلی
ملنے کا پتا

مکتبہ حجاز

نزد سفید مسجد دارالعلوم روڈ دیوبند

MAKTABA HIJAZ

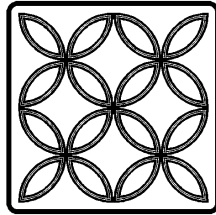
NEAR SAFED MASJID DEOBAND

M09997866990-09358974948

فہرستِ عناوین

| | |
|----|-----------------------------------|
| ۵ | پیش لفظ |
| ۷ | اصطلاحات کی وضاحت |
| ۱۳ | فصل در بیانِ خاصیاتِ ابواب |
| ۱۳ | علم صرف کی اصطلاح میں خاصیت |
| ۱۳ | ام الالباب |
| ۱۴ | خاصیتِ بابِ ضرب |
| ۱۵ | خاصیتِ بابِ سمع |
| ۱۶ | خاصیتِ بابِ فتح |
| ۱۶ | خاصیتِ بابِ کرم |
| ۱۷ | خاصیتِ بابِ حسب |
| ۱۸ | خاصیتِ بابِ افعال |
| ۲۲ | خاصیتِ بابِ تفعیل |
| ۲۵ | خاصیتِ بابِ تفعّل |
| ۲۸ | خاصیتِ بابِ مفاعلت |
| ۲۹ | خاصیتِ بابِ تفاعل |
| ۲۹ | تشارک اور مشارکت میں فرق |
| ۳۰ | تکلف اور تخییل میں فرق |
| ۳۱ | خاصیتِ بابِ افتعال |
| ۳۱ | تنبیہ |

| | |
|----|---------------------------------|
| ۳۳ | ایک شبہ |
| ۳۳ | خاصیت باب استفعال |
| ۳۵ | خاصیت باب انفعال |
| ۳۶ | فائدہ |
| ۳۶ | عربی عبارت کا ترجمہ |
| ۳۷ | خاصیت باب افعیعال |
| ۳۷ | خاصیت باب افعال و افعیلال |
| ۳۸ | خاصیت باب انفعال |
| ۳۸ | ابتداء اور اقتضاب میں فرق |
| ۳۹ | خاصیت رباعی مجرد |
| ۳۹ | خاصیت باب تفعیل |
| ۴۰ | خاصیت باب افعلال |
| ۴۰ | خاصیت باب افعلال |
| ۴۰ | ملحق ابواب کی خاصیتیں |



بسم اللہ الرحمن الرحیم



”فصولِ اکبری“ سید علی اکبر الہ آبادیؒ (متوفی ۱۲۰۹ھ) کی شاہ کار تصنیف ہے، جامعیت اور اختصار میں اس کا جواب نہیں، خصوصاً ”خاصیات کی فصل“ بہت ہی مفید ہے، عربی، فارسی اور اردو میں کوئی کتاب نہیں جو اس کی ہمسری کر سکے؛ یہی وجہ ہے کہ چار سو سال سے یہ کتاب پڑھی پڑھائی جا رہی ہے؛ مگر مشکل یہ ہے کہ اس کی زبان فارسی ہے جو اب متروک سی ہو رہی ہے، عبارت میں اختصار سے بعض جگہ مفہوم مغلق ہوتا ہوا نظر آتا ہے، فارسی متن میں عربی عبارت بھی جگہ جگہ آئی ہے، مثالوں کا التزام بھی نہیں ہے، حاشیہ بھی فارسی زبان میں ہے، جس سے طلبہ خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں کر پاتے۔ بعض مدارس میں داخلِ نصاب نہ ہونے کی وجہ شاید یہی ہے۔

دارالعلوم دیوبند میں ”خاصیاتِ ابواب کی فصل“ پڑھائی جاتی ہے؛ مگر متن کا اغلاق، فارسی حاشیہ اور نسخوں کی بعض غلطیوں کی وجہ سے اساتذہ کو یادداشت لکھوانی پڑتی ہے، دارالعلوم کے موقر استاذ جناب مولانا مفتی اشتیاق احمد صاحب بھی پچھلے آٹھ سالوں سے ”علم الصیغہ کے ساتھ“ ”فصولِ اکبری“ کی خاصیاتِ ابواب کی فصل پڑھاتے ہیں، ہر سال طلبہ کو یادداشت لکھوا کر سننے کا بھی ان کا معمول ہے، یادداشت لکھوانے کی زحمت سے بچنے کے لیے ان کا ارادہ ہوا کہ فارسی حاشیہ کی جگہ اردو حاشیہ اس انداز سے لکھا جائے کہ طلبہ زبانی یاد بھی کر سکیں، چنانچہ انھوں نے

میرے مشورے سے کام شروع کیا، اور اس میں درج ذیل امور کا اہتمام کیا:

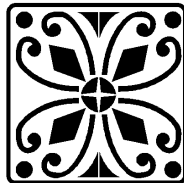
- (۱) چند نسخوں کو ملا کر متن کی تصحیح کی۔
 - (۲) مشکل مقامات کو نہایت ہی آسان زبان میں سمجھایا۔
 - (۳) نوادر الوصول، حاشیہ کتاب اور فیوض عثمانی وغیرہ سے مثالیں لیں۔
 - (۴) تعریفات اور مثالیں اتنی جامع اور مختصر لکھیں کہ طلبہ انھیں زبانی یاد کر سکیں، شروع میں حاشیہ زیادہ ہے؛ اس لیے یاد کرنے کا مواد شروع میں دو جگہوں میں الگ لکھا گیا ہے۔
 - (۵) بعض جگہوں پر ”فائدہ، تنبیہ اور نوٹ“ کے عنوان سے جو باتیں ہیں وہ سمجھنے کی ہیں، زبانی یاد کرنے کی نہیں۔
 - (۶) فارسی مفردات کے معانی لکھے گئے ہیں؛ تاکہ طالب علم کے لیے ترجمہ کرنا آسان ہو جائے۔
- اللہ کرے کہ یہ اچھی خدمت بارگاہ ربانی میں قبولیت کا شرف حاصل کرے، و ما ذلک علی اللہ بعزیز

کتبہ: سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری

خادم دارالعلوم دیوبند

۲ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ

۱۳ جنوری ۲۰۱۶ء



اصطلاحات کی وضاحت

[”فصولِ اکبری“ میں خاصیاتِ ابواب تقریباً چالیس ہیں، بعض خاصیتیں جن کی تعریفیں ایک ہیں متعدد ابواب میں مکرر آئی ہیں، بار بار آنے کی وجہ سے طلبہ الجھن محسوس کرتے ہیں؛ اس لیے جملہ اصطلاحات کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے شروع میں لکھا جا رہا ہے؛ تاکہ یاد کرادی جائیں، ان کو یاد کر لینے سے کتاب قابو میں آجائے گی، ان شاء اللہ]

۱- ابتداء: (شروع کرنا) کسی فعل کا شروع ہی سے کسی باب سے آنا؛ جب کہ وہ ثلاثی مجرد سے نہ آیا ہو، اور اگر آیا ہو تو دوسرے معنی میں آیا ہو، جیسے: اُرْقَلَ (اس نے جلدی کی) یہ شروع سے باب افعال سے ہی آیا ہے، اس کا مجرد نہیں آتا۔ اُقْسَمَ (اس نے قسم کھائی)، اس کا مجرد قَسَمَ ضرب سے بانٹنے کے معنی میں آتا ہے۔

۲- استخاذا: (بنانا، لینا) اس کی چار صورتیں ہوتی ہیں:

- (الف) فاعل کا ماخذ کو بنانا، جیسے: تَبَوَّبَ زَيْدٌ (زید نے دروازہ بنایا)۔
- (ب) فاعل کا ماخذ کو اختیار کرنا، جیسے: تَجَنَّبَ زَيْدٌ (زید نے گوشہ اختیار کیا)۔
- (ج) فاعل کا مفعول کو ماخذ بنانا، جیسے: تَوَسَّدَ زَيْدٌ الْحَجَرَ (زید نے پتھر کو تکیہ بنایا)۔

(د) فاعل کا مفعول کو ماخذ میں پکڑنا، جیسے: تَأَبَّطَ زَيْدٌ الْكِتَابَ (زید نے بغل میں کتاب لی)۔

۳- اعطائے ماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ (معنی مصدری) یا محلِ ماخذ یا حقِ ماخذ

دینا، جیسے: أَعْظَمْتُ الْكَلْبَ (میں نے کتے کو ہڈی دی)، أَشَوَيْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو بھوننے کی چیز دی)، أَقْطَعْتُهُ قُضْبَانًا (میں نے اس کو شاخوں کے کانٹے کا حق دیا)۔

۴- اقْتَضَاب: (کاٹنا) کسی مادہ کا ثلاثی مجرد میں موجود نہ ہونا، جیسے: تَهَبَّرَسَ (وہ ناز سے چلا)۔

۵- الْبَاسِ مَآخِذُ: فاعل کا مفعول کو ماخذ پہنانا، جیسے: جَلَلْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی)

۶- الزَامُ: متعدی کو لازم بنانا، جیسے: أَحْمَدَ (اس نے تعریف کی) یہ لازم ہے، حَمِدَ (سمع) سے ہے، جو متعدی ہے، جیسے: حَمِدْتُ اللَّهَ (میں نے اللہ کی تعریف کی)۔

۷- بَلُوغُ: (پہنچنا) فاعل کا ماخذ میں پہنچنا، جیسے: أُعْرِقَ زَيْدٌ (زید عراق پہنچا)۔

۸- تَجَنَّبُ: (پہنچنا الگ رہنا) فاعل کا ماخذ سے الگ رہنا، جیسے: تَحَوَّبَ (وہ گناہ سے بچا)۔

۹- تَحْوِيلُ: (پھیرنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ یا مثل ماخذ بنانا، جیسے: نَصَرْتُ رَجُلًا (تو نے ایک آدمی کو نصرانی بنایا)، خَيَّمْتُ الرِّدَاءَ (میں نے چادر کو خیمہ کی طرح بنایا)۔

۱۰- تَحْوِيلُ: (پھیرنا) فاعل کا ماخذ یا مثل ماخذ میں منتقل ہونا، جیسے: تَنَصَّرَ الرَّجُلُ (آدمی نصرانی بن گیا)، تَبَحَّرَ زَيْدٌ فِي الْعِلْمِ (زید علم میں سمندر کی مانند ہو گیا)۔

۱۱- تَخْلِيْطُ: (لیپنا) فاعل کا مفعول پر ماخذ لیپنا، جیسے: ذَهَبْتُ الْإِنَاءَ (میں نے برتن کو سونے سے لیپا)۔

۱۲- تخییر: (پسند کرنا، منتخب کرنا) فاعل کا کوئی کام اپنی ذات کے لیے کرنا، جیسے: اِكْتَالَ اِلِیْحِنْطَةَ (اس نے اپنے لیے گیہوں ناپا)۔

۱۳- تخییل: (وہم کرنا، خلافِ حقیقت باور کرنا) فاعل کا دوسرے کو اپنے اندر ماخذ کے پائے جانے کو بتانا، جب کہ اس کے اندر ماخذ نہ پایا جاتا ہو، جیسے: تَمَارَضَ (اس نے اپنے آپ کو بیمار بتایا) جب کہ بیمار نہ تھا۔

۱۴- تداخل: (ایک چیز کا دوسری چیز میں داخل ہونا) کسی باب کی ماضی اور کسی باب کے مضارع کو ایک ساتھ جمع کرنا، جیسے: رَكَنَ، یُرْكُنُ میں ماضی نصر اور مضارع سمع سے ہے۔

۱۵- تدریج: (آہستہ آہستہ کرنا) کسی کام کو وقفے وقفے سے کرنا، جیسے: تَجَرَّعَ (اس نے گھونٹ گھونٹ پیا)۔

۱۶- تشارک: (ساتھ ہونا) دو چیزوں (آدمیوں) میں سے ہر ایک کا دوسرے کے ساتھ کسی کام میں اس طرح شریک ہونا کہ دونوں میں سے ہر ایک سے فعل صادر ہو کر دوسرے پر واقع ہو (لیکن ترکیب میں دونوں فاعل واقع ہوں) جیسے: تَشَاتَمَا زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو دونوں نے ایک دوسرے کو گالی دی)۔

۱۷- تصرف: (کوشش کرنا) فاعل کا فعل کے حصول کی کوشش کرنا، جیسے: اِكْتَسَبَ الْمَالَ (اس نے مال حاصل کرنے کی کوشش کی)۔

۱۸- تصییر: (حالت بدلنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ والا بنانا، جیسے: اَشْرَكَتُ النَّعْلَ (میں نے جوتے کو تسمہ والا بنایا)۔

۱۹- تعدیہ: (تجاوز کرنا) لازم کو متعدی بنانا، جیسے: خَرَجَ زَيْدٌ (زید نکلا) لازم ہے، اس کو باب افعال میں لے جا کر اَخْرَجَ زَيْدًا (اس نے زید کو نکالا) متعدی بنالیا، پہلے مفعول کی ضرورت نہیں تھی، اب مفعول کی ضرورت ہوگی۔

۲۰- تعریض: (پیش کرنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ (معنی مصدری) کے واقع ہونے کی جگہ میں لے جانا، جیسے: أَبْعَثُ الْفَرَسَ (میں گھوڑے کو بیچنے کی جگہ (منڈی) میں لے گیا)۔

۲۱- تعمل: (کام میں لانا) فاعل کا ماخذ کو کام میں لانا، جیسے: تَدَهَّنَ زَيْدٌ (زید نے تیل لگایا)۔

۲۲- تکلف: (بناوٹ) ماخذ کے حصول میں بناوٹ ظاہر کرنا، جیسے: تَجَوَّعَ (وہ بناوٹی بھوکا بنا) ماخذ جوع (بھوک) ہے۔

۲۳- حسان: (گمان کرنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ سے متصف گمان کرنا، جیسے: اسْتَحْسَنَتْهُ (میں نے اس کو اچھا گمان کیا) ماخذ حُسْنٌ (اچھا) ہے۔

۲۴- حینونت: (وقت ہونا) فاعل کا ماخذ (معنی مصدری) کے وقت کو پہنچنا، جیسے: أَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کٹنے کے وقت کو پہنچی) ماخذ حَصَادٌ (کٹنا) ہے۔

۲۵- سلب: (دور کرنا) کسی چیز (فاعل یا مفعول) سے ماخذ (معنی مصدری) کو دور کرنا، جیسے: شَكِيَ (اس نے شکایت کی) اور أَشْكَيتُهُ (میں نے اس کی شکایت دور کی)۔

۲۶- شرکت: دو فاعلوں کا کسی (تیسری) چیز میں شریک ہونا، جیسے: تَرَافَعَا شَيْئًا (دونوں نے کسی چیز کو اٹھایا)۔

۲۷- صیرورت: (ہو جانا، حالت بدل جانا) فاعل کا صاحبِ ماخذ ہونا، جیسے: أَلْبَنَتِ الشَّاةُ (بکری دودھاری ہو گئی)، یا فاعل کا ماخذ سے متصف چیز والا ہونا، جیسے: أَجْرَبَ الرَّجُلُ (آدمی کا اونٹ خارش والا ہوا)، یا فاعل کا ماخذ میں کسی چیز والا ہونا، جیسے: أَخْرَفَتِ الشَّاةُ (بکری موسمِ خریف میں بچے والی ہوئی)۔

۲۸- علاج: فعل میں ظاہری اعضاء کا اثر پایا جانا، جیسے: اِنْكَسَرَ الْإِنَاءُ (برتن

ٹوٹ گیا) توڑنا ہاتھ وغیرہ سے ہوتا ہے۔

۲۹- قصر: (چھوٹا کرنا، کم کرنا) اختصار کی خاطر مرکبِ تام جملے سے کوئی باب بنا لینا، جیسے: هَلَّلَ (اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا)۔
۳۰- لبسِ ماخذ: فاعل کا ماخذ پہننا، جیسے: تَخْتَمَ (اس نے انگوٹھی پہنی) ماخذ خاتم (انگوٹھی) ہے۔

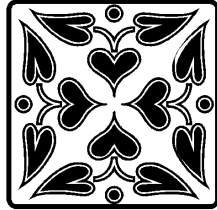
۳۱- لیاقت: (لائق ہونا) فاعل کا معنی مصدری کے لائق ہونا، جیسے: أَلَامَ الْفَرْعُ (باعزت آدمی ملامت کے لائق ہوا) ماخذ لَوَّمٌ (لامت) ہے۔
۳۲- مبالغہ: (حد سے بڑھنا) ماخذ کی مقدار یا کیفیت میں زیادتی کو بتانا، مقدار کی مثال: أَتَمَرَ النَّخْلُ (کھجور کا درخت بہت زیادہ پھلا)، کیفیت کی مثال: أَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہوئی)۔

۳۳- مشارکت: (ساتھ ہونا) دو آدمیوں کا کسی کام میں اس طرح شریک ہونا کہ دونوں میں سے ہر ایک سے فعل صادر ہو کر دوسرے پر واقع ہو، یعنی دونوں فاعل بھی ہوں اور مفعول بھی؛ لیکن ترکیب میں ایک کو فاعل اور دوسرے کو مفعول بنایا جائے، جیسے: قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو نے آپس میں لڑائی کی)۔

۳۴- مطاوعت: (بات ماننا، اثر قبول کرنا) کسی فعل کا دوسرے فعل متعدي کے بعد اس لیے آنا کہ بتائے کہ مفعول نے پہلے فعل کے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا ہے، جیسے: كَبَبْتُهُ فَأَكَبْتُ (میں نے اس کو اوندھا کیا تو وہ اوندھا ہو گیا)۔

۳۵- مغالبہ: (غلبہ حاصل کرنا) ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے والے دو فریقوں میں سے ایک کے غلبہ کو ظاہر کرنے کے لیے بابِ مفاعلت کے صیغے کے بعد کسی فعل کا ذکر کرنا، جیسے: خَاصَمَنِي فَخَصَمْتُهُ (اس نے مجھ سے جھگڑا کیا تو میں اس پر جھگڑے میں غالب آ گیا)۔

- ۳۶- موافقت: (مطابق ہونا) ایک باب کا دوسرے باب کے ہم معنی ہونا، جیسے:
 كَفَرْتُهُ، وَأَكْفَرْتُهُ (میں نے اس کو کفر کی طرف منسوب کیا)۔
- ۳۷- نسبت بہ ماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ کی طرف منسوب کرنا، جیسے: فَسَقْتُهُ
 (میں نے اس کو فسق کی طرف منسوب کیا) ماخذ فسق (گناہ) ہے۔
- ۳۸- وجدان: (پانا) فاعل کا مفعول کو ماخذ کے مفہوم کے ساتھ متصف پانا،
 جیسے: أَبْخَلْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو بخیل پایا)، ماخذ بخل ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل در بیانِ خاصیاتِ ① ابواب

بدانکہ! سہ بابِ اول امُ الابواب ② اند، ودر کثرتِ خصائص ③ مُتساویۃً
الأقدام؛ لیکن مغالبہ خاصہ نصر است: وَهِيَ ذِكْرُ فِعْلٍ بَعْدَ الْمُفَاعَلَةِ
لِإِظْهَارِ غَلْبَةِ أَحَدِ الطَّرْفَيْنِ الْمُتَغَالِبَيْنِ ④۔ نحو: خَاصَمَنِي فَخَصَمْتُهُ
وَيُخَاصِمُنِي فَأَخْصَمُهُ۔

① خَاصِيَّات: خَاصِيَّة کی جمع ہے، اس کی اصل خَاصِيَّة ہے فاعلیۃ کے وزن پر اسم فاعل
(خاص ہونے والی) یا اسم مفعول (خاص کی ہوئی چیز) کے معنی میں ہے۔ دو صادوں میں سے
پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا، خَاصِيَّة ہوا، اردو اور فارسی میں صاد اور یا پر تشدید
نہیں پڑھتے۔

علم صرف کی اصطلاح میں خاصیت

اس زائد معنی کو کہتے ہیں جو لفظ میں کسی خاص باب سے ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں،
جیسے: جَلَسَ (ض) وہ بیٹھا، یہ لازم ہے اور اجْلَسَ زَيْدًا (افعال) اس نے زید کو بٹھایا، متعدی
ہو گیا۔ یہ متعدی ہونا بابِ افعال کا خاصہ ہے۔

② أم الأبواب: (ابواب کی اصل) اُم کے معنی ہیں: کسی چیز کی اصل، ماں بھی اولاد کے لیے
اصل (جڑ) ہوتی ہے؛ اس لیے ماں کو ”اُم“ کہتے ہیں۔ نصر، ضرب اور سمع تینوں ابواب کی ماضی
اور مضارع میں عین کلمہ کی حرکت مختلف ہوتی ہے، اسی کے ساتھ معانی میں بھی اختلاف ہوتا
ہے، تو حرکت کے ساتھ معانی کا مختلف ہونا اس کی ”اصل“ ہے، مجرد کے دیگر تینوں ابواب (فتح،
کرم اور حسب) کی ماضی اور ان کے مضارع میں عین کلمہ کی حرکت نہیں بدلتی، صرف معنی بدلتے
ہیں، یعنی ماضی سے حال اور استقبال کے ہو جاتے ہیں (نوادرا الوصول ص: ۸۳)

ام الابواب کہنے کی ایک وجہ یہ بھی لکھی جاتی ہے کہ یہ تینوں ابواب بنیادی طور پر بہت زیادہ

مگر مثال^① واجوف یائی و ناقص یائی کمی آئند از ضرب، و علل و احزان و فرح از فعل بیشتر آئند۔ والوان و عیوب و حلی می آئند از و، و چندے بہم عین نیز آمدہ۔

استعمال ہوتے ہیں (نوادرا الوصول ص: ۸۳)

③ خصائص: خَصِيصَةٌ کی جمع ہے، جس کے معنی ہیں: امتیازی وصف یعنی خاصیت۔ مُتَسَاوِيَةُ الْأَقْدَامِ (ہم قدم) یہ اضافۃ الصفة إلى الموصوف ہے، اس کی اصل الأقدام المتساوية ہے، ایک ساتھ (چلنے) والے قدم۔ مطلب یہ ہے کہ تینوں ابواب (نصر، ضرب اور سمع) خاصیتوں کی کثرت میں ایک دوسرے کے ہم قدم (برابر) ہیں اور بہت سی خاصیتوں میں مشترک ہیں؛ اسی لیے ان کی مشترکہ خاصیتوں کو بیان نہیں کیا گیا۔

④ ایک نسخے میں المتقابلین ہے۔ (نوادرا)

یاد کیجیے: شروع کے تینوں ابواب، ابواب کی اصل (بنیاد) ہیں اور خاصیات کی کثرت میں ایک دوسرے کے ہم قدم (برابر) ہیں؛ لیکن ”مغالبة“ نصر کی خاصیت ہے۔ اور وہ ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے والے دو فریقوں میں سے ایک کے غلبہ کو ظاہر کرنے کے لیے باب مفاعلت کے (صیغے کے) بعد کسی فعل کا ذکر کرنا ہے، جیسے: خَاصَمْنِي فَخَصَمْتُهُ، وَيُخَاصِمُنِي فَأَخْصُمُهُ: اس نے مجھ سے جھگڑا کیا تو میں اس پر جھگڑے میں غالب آ گیا (ماضی) اور وہ مجھ سے جھگڑا کرتا ہے تو میں اس پر جھگڑے میں غالب آ جاتا ہوں (مضارع)

خاصیت باب ضرب

① اگر مثال (واوی، یائی) اجوف یائی اور ناقص یائی سے مغالبة کے معنی ادا کرنے ہوں تو ان سب کو باب ضرب سے لاتے ہیں، اگرچہ وہ کسی اور باب سے آتے ہوں۔

مثال واوی: جیسے: وَاعِدْنِي فَوَعَدْتُهُ وَيُوَاعِدُنِي فَأَعِدُّهُ: اس نے مجھ سے وعدے میں مقابلہ کیا تو میں غالب آ گیا (ماضی) اور وہ مجھ سے وعدے میں مقابلہ کرتا ہے تو میں غالب آ جاتا ہوں (مضارع)

مثال یائی: جیسے: يَا سَرْنِي فَيَسَرُّهُ وَيُيَاسِرُنِي فَأَيَسِرُهُ: اس نے مجھ سے جوئے بازی میں مقابلہ کیا تو اس پر غالب آ گیا (ماضی) اور وہ مجھ سے جوئے بازی میں مقابلہ کرتا ہے تو میں

اس پر غالب آجاتا ہوں (مضارع)

اجوفِ یائی: جیسے: بَايَعْنِي فَبِعْتُهُ وَيُبَايِعُنِي فَأُبِيعُهُ: اس نے مجھ سے خرید و فروخت میں مقابلہ کیا تو میں اس پر غالب آ گیا (ماضی) اور وہ مجھ سے خرید و فروخت میں مقابلہ کرتا ہے تو میں

اس پر غالب آجاتا ہوں (مضارع)

ناقصِ یائی: جیسے: رَامَانِي فَرَمَيْتُهُ وَيُرَامِينِي فَأُرْمِيهِ: اس نے مجھ سے تیر اندازی میں مقابلہ کیا تو میں اس پر غالب آ گیا (ماضی) اور وہ مجھ سے تیر اندازی میں مقابلہ کرتا ہے تو میں

اس پر غالب آجاتا ہوں۔

خاصیتِ بابِ سمع

عِلَلٌ، عِلَّةٌ کی جمع ہے: بیماری۔ اَحْزَانٌ: حُزْنٌ کی جمع ہے: غم۔ فَرَحٌ: خوشی، فَعْلٌ سے سمع کی طرف اشارہ ہے، اَلْوَانٌ، لَوْنٌ کی جمع ہے: رنگ۔ عِيُوبٌ: عَيْبٌ کی جمع ہے: نقص، خرابی۔ حُلِيٌّ (حار پر پیش اور زیر) حَلِيَّةٌ کی جمع ہے: صورت، ہیئت اور خلقت جو دکھائی دے، اردو میں صرف حلیہ کہتے ہیں — مطلب یہ ہے کہ بیماری، غم اور خوشی کے الفاظ اکثر سَمِعَ سے آتے ہیں، جیسے: سَقِمَ (بیمار ہوا) حَزِنَ (غمگین ہوا) فَرِحَ (خوش ہوا) رَنُگَ، عَيْبَ اور جسمانی حلیہ (جسم کی وہ ظاہری ہیئت جو نظر آتی ہو اُن) کے لیے بھی الفاظ بابِ سمع سے آتے ہیں۔ رنگ کی مثال: كَدِرَ (گدلا ہوا) عَيْبَ کی مثال: عَوِرَ (کانا ہوا) حَلِيَّہ کی مثال: بَلَغَ (کشادہ ابرو ہوا) قاعدہ: لون، عیب اور حلیہ (جسمانی ہیئت) تینوں سے چند الفاظ عین کلمہ کے ضمہ کے ساتھ یعنی بابِ كَرُمَ سے آتے ہیں، لون کی مثال: اُذْمَ (گیہوں کے رنگ کا ہوا) عیب کی مثال: حَمَقَ (نادان ہوا) حلیہ کی مثال: رَعِنَ (ڈھیلے بدن والا ہوا)

یاد کیجیے! بابِ ضرب کی خاصیت بھی مغالہ ہے؛ مگر شرط یہ ہے کہ بابِ ضرب سے آنے والا لفظ مثال ہو (خواہ واوی ہو یا یائی) یا اجوفِ یائی یا ناقصِ یائی ہو۔ بیماری، خوشی اور غم کے الفاظ اکثر بابِ سَمِعَ سے آتے ہیں۔ لون، عیب اور حلیہ (جسمانی ہیئت) کے معانی ادا کرنے والے الفاظ بھی بابِ سمع سے آتے ہیں؛ لیکن اس طرح کے چند الفاظ بابِ كَرُمَ سے بھی آتے ہیں۔

امّا خاصیت فَتَح آنست کہ عینِ یالام اواز حروفِ حلقیہ ^① بود؛ اَمّا رَکَن
یَرُکَنُ مِنَ التَّدَاخُلِ، وَأَبِیْ یَأْبِیْ شَاذٌ ^②
وخاصیت کَرُمِ آں کہ ^③ از صفتِ خلقیہ بود؛ حقیقتہً یا حکماً یا صفتِ شبیہ بہ
آں ^④

① از حرفِ حلق (نوادر) ② شاذست (نوادر)

③ آنست کہ (نوادر) ④ شبیہ آنست (نوادر)

خاصیت بابِ فتح

بابِ فتح کی خاصیت یہ ہے کہ اس کے عینِ یالام کلمہ میں حرفِ حلقی ہوتا ہے۔
[حرفِ حلقی شش بُود اے نورِ عین ﴿﴾ ہمزہ، ہاء وحاء وحاء و عین و عین]
رَکَن، یَرُکَنُ تَدَاخُلِ میں سے ہے، یعنی اس کی ماضی نَصَرَ سے اور مضارع سَمِعَ سے ہے،
کسی باب کی ماضی اور کسی باب کے مضارع کو ایک ساتھ جمع کرنا تَدَاخُلِ کہلاتا ہے۔
ابی، یَأْبِیْ شَاذٌ ہے یعنی کم استعمال ہوتا ہے۔

خاصیت بابِ کَرُم

یہ باب لازم ہے، اس کی خاصیت یہ ہے کہ یہ پیدائشی اور فطری صفت کے لیے آتا ہے؛
خواہ حقیقتاً ہو یا حکماً ہو یا حقیقتاً کے مشابہ۔ حقیقتاً جیسے: کُبُرَ (بڑا ہوا) صَغُورَ (چھوٹا ہوا) اور حَسُنَ
(حسین ہوا) حکماً، جیسے: فَقْہَ (فقیہ ہوا) اَدْبَ (ادیب ہوا) یعنی محنت و مشقت کے بعد فقہ
و ادب صفتِ خلفی کی طرح اس میں راسخ (لازم) ہو گئے۔
صفتِ خلقی کے مشابہ کی مثال جُنُبَ (جنبی ہوا) اور طَهْرَ (پاک ہوا) یعنی ناپاکی اور پاکی
کا حکم بہ ظاہر صفتِ خلقی کی طرح پورے وجود (جسم) پر لگ گیا۔

وَبَابِ حَسَبِ الْفَاظِ مَعْدُودَةٍ: نَعَمَ، وَبَقَ، وَمَقَ، وَثَقَ، وَفَقَ، وَرِثَ،
وَرِعَ، وَرِمَ، وَرِيَ، وَلِيَ، وَغَرَ، وَحَرَ، وَلَهَ، وَهَلَ، وَعِمَ، وَطِيَ
يُسَ، يَسَ -

خاصیتِ بابِ حسب

بابِ حسب کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے چند ہی الفاظ آتے ہیں؛ ان میں سے انیس
یہاں لکھے گئے ہیں۔ ویسے مصنفؒ نے کل بتیس (۳۲) الفاظ دریافت فرمائے ہیں، جو ان کی
شرح اُصولِ اکبریہ میں درج ہیں (حاشیہ آسان خاصیاتِ ابواب ص ۳۱)
ذیل میں الفاظ کے معانی لکھے جاتے ہیں:

- | | |
|---|--|
| (۱) نَعَمَ، نَعْمَةً (خوش حال ہونا) | (۲) وَبَقَ، وَبُقًا، وَوَبَقًا (ہلاک ہونا) |
| (۳) وَمَقَ، وَمَقًا وَمَقَّةً (عاشق ہونا) | (۴) وَثَقَ، وَثُقًا وَثَقَةً (بھروسہ کرنا) |
| (۵) وَفَقَ وَفَقًا (موافق ہونا) | (۶) وَرِثَ، وَرَثًا، وَوَرِثًا (وارث ہونا) |
| (۷) وَرِعَ، وَرَعًا (پرہیزگار ہونا) | (۸) وَرِمَ، وَرَمًا (سوجنا) |
| (۹) وَرِيَ، وَرِيًا (ہڈی میں گودا سخت ہونا) | (۱۰) وَلِيَ، وَلِيًا (نزدیک ہونا) |
| (۱۱) وَغَرَ، وَغَرًا (کینہ رکھنا) | (۱۲) وَحَرَ، وَحَرًا (کینہ رکھنا) |
| (۱۳) وَلَهَ، وَلَهَا (غم میں بدحواس ہونا) | (۱۴) وَهَلَ، وَهَلًا (وہم ہونا) |
| (۱۵) وَعِمَ، وَعِمًا (دعائے خیر کرنا) | (۱۶) وَطِيَ، وَطًا (روندنا) |
| (۱۷) يُسَ، يَأْسًا (ناامید ہونا) | (۱۸) يَسَ، يُسًا (خشک ہونا) |

(۱۹) حَسِبَ، حِسْبَانًا (گمان کرنا)

نوٹ (۱): معلومات کے لیے معانی لکھ دیے گئے ہیں، طلبہ کرام متن کے الفاظ بلا معنی
یاد کریں! معانی کے ساتھ یاد کرنے کی صورت میں اکثر بھول جاتے ہیں۔
(۲) یاد رہے کہ حسب اور نعم صحیح ہیں، اور باقی مثالِ واوی اور یائی ہیں۔

خاصیت افعال: تعدیہ و تصییر ست، نحو: خَرَجَ زَيْدٌ وَأَخْرَجْتُهُ، وَقَدْ يُلْزِمُ نَحْوُ: أَحْمَدٌ-و تعریض: ای بُردنِ فاعل چیزے را بہ مَعْرِضِ مدلولِ ماخذ، نحو: أَبْعَثُهُ-و وجدان: ای یافتن چیزے را موصوف بہ ماخذ^①، نحو: أَبْخَلْتُهُ۔

① بہ مدلولِ ماخذ (نوادر)

لغات بُردن (لے جانا)، مَعْرِض (پیش کرنے کی جگہ)، مدلول (بتائی ہوئی چیز، مفہوم، مطلب)، یافتن (پانا)، موصوف (متصف، خوبی یا خرابی دیا ہوا)۔

باب افعال کی پندرہ خاصیتیں ہیں:

(۱) تعدیہ (۲) تصییر (۳) الزام (۴) تعریض (۵) وجدان (۶) سلبِ ماخذ (۷) إعطائے ماخذ (۸) بلوغ (۹) صیرورت (۱۰) لیاقت (۱۱) حیونت (۱۲) مبالغہ (۱۳) ابتدا (۱۴) موافقتِ مجرد و تفعیل و تفعل واستفعال (۱۵) مطاوعتِ فعل (ثلاثی مجرد) مطاوعتِ فَعَلٍ (تفعیل)
(۱) تعدیہ (تجاوز کرنا) لازم کو متعدی بنانا، جیسے: خَرَجَ زَيْدٌ (زید نکلا) ثلاثی مجرد لازم ہے، اس کو باب افعال میں لے جا کر أَخْرَجْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو نکالا) متعدی بنالیا، پہلے مفعول کی ضرورت نہیں تھی، اب مفعول کی ضرورت ہوگی۔

فائدہ: اگر کوئی فعل مجرد میں متعدی بیک مفعول ہے تو اس کو افعال میں متعدی بہ دو مفعول بنادینا بھی تعدیہ ہے، جیسے: حَفَرَ زَيْدٌ نَهْرًا (زید نے نہر کھودی) أَحْفَرْتُ زَيْدًا نَهْرًا (میں نے زید سے نہر کھدوائی)

اسی طرح متعدی بہ دو مفعول کو بہ سہ مفعول بنادینا بھی تعدیہ ہے، جیسے: عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا (میں نے زید کو فاضل جانا) سے أَعْلَمْتُ عَمْرًا زَيْدًا فَاضِلًا (میں نے عمرو کو زید کے فاضل ہونے کی اطلاع دی)

(۲) تصییر: (حالت بدلنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ (معنی مصدری) والا بنانا، جیسے: أَشْرَكْتُ النَّعْلَ (میں نے جو تے کو تسمیہ والا بنایا) یعنی فاعل ”ت“ نے نعل کو شراک دار بنایا۔

وسلب: ای زائل کردن از شیءِ ماخذ را، نحو: شکی وَأَشْكَيتُهُ۔ وَاَعْطَاے
 ماخذ، نحو: أَشْوَيْتُهُ، وَأَقْطَعْتُهُ قُضْبَانًا۔ وبلوغ، ای: رسیدن یا درآمدن بہ ماخذ،
 نحو: أَصْبَحَ، أَعْرَقَ۔ وصورِ ورت ای: گشتن شیءِ صاحبِ ماخذ، یا صاحبِ چیزے
 موصوف بہ ماخذ، یا صاحبِ چیزے در ماخذ، نحو: أَلْبَنَ، وَأَخْرَفْتُ، وَأَجْرَبَ۔

ماخذِ شِرَاك (تسمہ) ہے۔

لغات: زائل کردن (ختم کرنا، دور کرنا)، رسیدن (پہنچنا)، درآمدن (آنا)، بہ (میں)
 گشتن (ہونا)، صاحب (والا)، چیزے (کوئی چیز)۔

فائدہ: تعدیہ اور تصیر میں محمولُ خصوص من وجہ کی نسبت ہے یعنی کہیں تو دونوں جمع
 ہوتے ہیں، جیسے: أَعْلَمْتُهُ: میں نے اس کو بتایا (تعدیہ)، میں نے اس کو صاحبِ علم بنایا
 (تصیر)، کہیں صرف تعدیہ ہوتا ہے، جیسے: أَبْصَرْتُهُ: میں نے اس کو دکھایا، اور کہیں صرف تصیر
 ہوتی ہے، جیسے: أَشْرَكْتُ النُّعْلَ: میں نے جوتا تسمے والا بنایا، ماخذِ شِرَاك (تسمہ) ہے۔

(۳) الزام: متعدی کو لازم بنانا، جیسے: أَحْمَدَ (اس نے تعریف کی) لازم ہے، یہ حَمْدَ
 (سمع) سے ہے، جو متعدی ہے، جیسے: حَمَدْتُ اللَّهَ (میں نے اللہ کی تعریف کی)

یاد رہے کہ متن میں الزام کو وَقَدْ يُلْزِمُ (اور کبھی بابِ افعال لازم کرتا ہے) سے بیان کیا ہے۔
 (۴) تعریض: (پیش کرنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ (معنی مصدری) کے واقع ہونے کی جگہ
 میں لے جانا، جیسے: أَبْعَثُ الْفَرَسَ (میں گھوڑے کو بیچنے کی جگہ (منڈی) میں لے گیا)

(۵) وجدان: (پانا) فاعل کا مفعول کو ماخذ کے مفہوم (معنی مصدری) کے ساتھ متصف
 پانا، جیسے: أَبْخَلْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو بخل کے ساتھ متصف (بخیل) پایا)

(۶) سلب: (دور کرنا) کسی چیز (فاعل یا مفعول) سے ماخذ (معنی مصدری) کو دور کرنا،
 جیسے: شَكِي (اس نے شکایت کی) وَأَشْكَيتُهُ (اور میں نے اس کی شکایت دور کی) اس میں
 فاعل نے مفعول سے ماخذ (شکایت) کو دور کیا ہے۔

فاعل سے ماخذ (معنی مصدری) دور کرنے کی مثال ہے: أَقْسَطَ زَيْدٌ (زید نے اپنی

ولیاقت، وحنونت، نحو: أَلَامَ الْفَرْعُ، وَأَحْصَدَ الزَّرْعُ۔ ومبالغه، نحو: أَمَرِ النَّخْلُ، وَأَسْفَرَ الصُّبْحُ۔ وابتداء، نحو: أَشْفَقَ۔ وموافقت مجرد، وفعل، وَتَفَعَّلَ وَاسْتَفْعَلَ، نحو: دَجَا اللَّيْلُ وَأَذْجَى۔

ذات سے ظلم کو دور کیا (ماخذ قُصُوطُ (ظلم) ہے۔

(۷) اعطائے ماخذ: (معنی مصدری دینا) فاعل کا مفعول کو ماخذ یا محلِ ماخذ یا حقِ ماخذ دینا، جیسے: أَعْظَمْتُ الْكَلْبَ (میں نے کتے کو بڑی دی) ماخذ عَظْمٌ ہے۔ محلِ ماخذ دینا، جیسے: أَشْوَيْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو بھوننے کی چیز) گوشت یا کوئی اور چیز (دی) ماخذ شَوَاءٌ (بھننے کے لائق چیز)

حقِ ماخذ دینا، جیسے: أَقْطَعْتُهُ قُضْبَانًا (میں نے اس کو شاخوں کے کانٹے کا حق دیا، یعنی اجازت دی) قُضْبَانٌ، قُضِيبٌ کی جمع ہے، ماخذ (معنی مصدری) قَطَعَ (کاٹنا) ہے، حقِ قطع۔

(۸) بلوغ: (پہنچنا) فاعل کا ماخذ میں پہنچنا یا آنا، جیسے: أَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح میں پہنچا) ماخذ صبح ہے۔ یہ زمانے کی مثال ہے۔ اَعْرَقَ زَيْدٌ (زید عراق پہنچا) یہ مکان کی مثال ہے۔

(۹) صیر ورت: (ہو جانا، حالت بدل جانا) اس کی تین صورتیں ہیں:

(الف) فاعل کا صاحبِ ماخذ ہونا، جیسے: أَلْبَنَتِ الشَّاةُ (بکری دودھاری ہو گئی)، ماخذ لَبَنٌ (دودھ) ہے۔

(ب) فاعل کا ماخذ سے متصف چیز والا ہونا، جیسے: أَجْرَبَ الرَّجُلُ (آدمی کا اونٹ خارش والا ہوا)، ماخذ جَرَبٌ (خارش) ہے۔

(ج) فاعل کا ماخذ میں کسی چیز والا ہونا، جیسے: أَخْرَفَتِ الشَّاةُ (بکری موسمِ خریف میں بچے والی ہوئی)، ماخذ خَرِيفٌ ہے۔

(۱۰) لیاقت: (لائق ہونا) فاعل کا معنی مصدری کے لائق ہونا۔ جیسے: أَلَامَ الْفَرْعُ: (باعزت آدمی ملامت کے لائق ہوا) ماخذ لَوَمٌ (ملامت) ہے، الْفَرْعُ: باعزت آدمی۔

(۱۱) حینو نت: (وقت ہونا) فاعل کا ماخذ (معنی مصدری) کے وقت کو پہنچنا۔ جیسے:
أَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کٹنے کے وقت کو پہنچی)، ماخذ حَصَادُ (کٹنا) ہے۔

(۱۲) مبالغہ: (حد سے بڑھنا) ماخذ کی مقدار یا کیفیت میں زیادتی کو بتانا، مقدار کی مثال:
أَثْمَرَ النَّخْلُ (کھجور کا درخت بہت زیادہ پھلا) ماخذ تَمَرٌ (کھجور) ہے، اس کی مقدار میں زیادتی
بتانا مقصود ہے۔

کیفیت کی مثال: أَصْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہوئی)، ماخذ سَفَرُ (روشنی) ہے۔
روشنی کی کیفیت میں زیادتی بتانا مقصود ہے۔

(۱۳) ابتداء: (شروع کرنا) کس فعل کا ابتداء اسی باب سے آنا جب کہ وہ ثلاثی مجرد سے
نہ آیا ہو، اور اگر آیا ہو تو دوسرے معنی میں آیا ہو، جیسے: أَرَقَلَ (اس نے جلدی کی) اس کا مجرد نہیں
آتا، یہ ابتداءً باب افعال سے ہی استعمال ہوا ہے۔

أَقْسَمَ (اس نے قسم کھائی) اس کا مجرد قَسَمَ (ض) بانٹنے کے معنی میں ہے، قسم کھانے کے
معنی میں نہیں ہے۔

تنبیہ: متن میں ابتداء کی مثال أَشْفَقَ (وقت شفق میں داخل ہوا) دی ہے، یہ معنی اسی
باب کے ہیں، مجرد میں معنی ہیں: ڈرنا، مہربانی کرنا۔

(۱۴) موافقت: (مطابق ہونا) ایک باب کا دوسرے باب کے ہم معنی ہونا، باب افعال
چار ابواب کے موافق ہوتا ہے:

۱- موافقتِ مجرد، جیسے: دَجَا اللَّيْلُ وَأَذَجَى اللَّيْلُ (رات تاریک ہوگئی) دَجَا، يَذْجُو
نصر سے ہے۔

۲- موافقتِ تفعیل، جیسے: كَفَّرْتُهُ، وَأَكْفَرْتُهُ (میں نے اس کو کفر کی طرف منسوب کیا)

۳- موافقتِ تفعّل، جیسے: تَخَيَّيْتُهَ وَأَخْيَيْتُهُ (میں نے اس کو خیمہ بنایا)

۴- موافقتِ استفعال، جیسے: اسْتَغْظَمْتُهُ، أَعْظَمْتُهُ (میں نے اس کو بڑا سمجھا)

ومطاوعتِ فَعَلَ وَفَعَّلَ، ای: پس آمدنِ اُفْعَلَ مرفَعَلْ یافْعَلْ را؛ تادلالت
کند بر پذیرفتنِ مفعول اثرِ فاعل را، نحو: کَبَيْتُهُ فَأَكْبْتُ۔

خاصیتِ تفعیل: تعدیہ و تصحیر ست، نحو: نَزَلَ وَنَزَّلْتُهُ۔ و سلب، نحو: قَذَيْتُ
عَيْنُهُ وَقَذَيْتُ عَيْنَهُ۔

لغات: پس آمدن (پیچھے آنا، بعد میں آنا) دلالت (بتانا) پذیرفتن (قبول کرنا)

(۱۵) مطاوعت: (بات ماننا، اثر قبول کرنا) کسی فعل کا دوسرے فعل متعدی کے بعد اس
لیے آنا کہ بتائے کہ مفعول نے پہلے فعل کے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا ہے، جیسے: کَبَيْتُهُ فَأَكْبْتُ
(میں نے اس کو اوندھا کیا تو وہ اوندھا ہو گیا)
باب افعال کبھی ثلاثی مجرد کے بعد آتا ہے، جیسے مذکورہ مثال میں باب افعال باب نصر کے
بعد آیا ہے۔

اور کبھی باب تفعیل کے بعد آتا ہے، جیسے: بَشَّرْتُهُ فَأَبْشَرَ (میں نے اس کو خوش خبری دی تو
اس نے خوش خبری قبول کی یعنی خوش ہو گیا)

خاصیت باب تفعیل

باب تفعیل کی تیرہ خاصیتیں ہیں:

(۱) تعدیہ (۲) تصحیر (۳) سلب (۴) صیرورت (۵) بلوغ (۶) مبالغہ (۷) نسبت بہ ماخذ
(۸) الباس ماخذ (۹) تخلیط (۱۰) تحویل (۱۱) قصر (۱۲) موافقت مجرد و افعال و تفعیل (۱۳) ابتداء۔
(۱) تعدیہ: (متعدی بنانا) جیسے: نَزَلَ (اُتْرَا) سے نَزَلَ (اُتَارَا) نَزَلَ باب ضرب سے
لازم ہے، تفعیل میں لا کرا سے متعدی بنایا۔

(۲) تصحیر: (حالت بدلنا) جیسے: نَزَّلْتُ الْكِتَابَ (میں نے کتاب نزول والی بنائی)
وَوَثَرْتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان کو تانت والا بنایا)، ماخذ و وَثَرْتُ (تانت) ہے۔

فائدہ: تعدیہ اور تصحیر میں عمومُ خصوص من وجہ کی نسبت ہے: نَزَلَ میں دونوں جمع ہیں،
صرف تعدیہ کی مثال: قَبَّلْتُهُ (میں نے اس کو بوسہ دیا) اور صرف تصحیر کی مثال: نَصَلْتُ السَّهْمَ

وَمِيرُورَت، نَحْو: نَوَّرَ۔ وِبَلُوغ، نَحْو: عَمَّقَ وَخَيَّمَ۔ وِمِبَالِغَه، نَحْو: صَرَّحَ، وَجَوَّلَ، وَمَوَّتَ الْإِبِلُ، وَقَطَّعْتُ الثِّيَابَ۔ وَنِسْبَتُ بِهِ مَأْخُذٌ، نَحْو: فَسَّقْتُهٗ۔
وَالْبَاسِ مَأْخُذٌ، نَحْو: جَلَّلْتُهَا۔

(میں نے تیر نوک دار بنایا)، مَأْخُذُ نَصْلٍ (نوک) ہے۔

(۳) سَلَبَ: (دور کرنا) جیسے: قَذَيْتُ عَيْنَهُ: اس کی آنکھ تنکا والی ہوئی (صیر ورت) وَقَذَيْتُ عَيْنَهُ (اور میں نے اس کی آنکھ سے تنکا دور کیا) مَأْخُذُ قَذْيٍ (تنکا) ہے۔

(۴) صیر ورت: (ہو جانا، حالت بدل جانا) فاعل کا مَأْخُذُ الْوَلَا ہونا، جیسے: نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفے والا ہوا) اس میں مَأْخُذُ نَوَّرٍ (شگوفہ) ہے۔

(۵) بَلُوغ: (پہنچنا) فاعل کا مَأْخُذُ مِثْلِ پَہنچنا، جیسے: عَمَّقَ (گہرائی میں پہنچنا) مَأْخُذُ عُمُقٍ (گہرائی) ہے۔ خَيَّمَ (خیمے میں پہنچنا) مَأْخُذُ خِيَمَةٍ ہے۔

(۶) مِبَالِغَه: (حد سے بڑھنا) اس کی چار صورتیں ہیں:

(الف) فَعْلٌ کی کیفیت میں مِبَالِغَه ہو، جیسے: صَرَّحَ الْأَمْرُ (بات بہت واضح ہو گئی) یہاں صراحت میں مِبَالِغَه مقصود ہے۔

(ب) فَعْلٌ کی مقدار میں مِبَالِغَه ہو، جیسے: جَوَّلَ زَيْدٌ (زید خوب گھوما) یہاں گھومنے کی مقدار میں زیادتی بتانا مقصود ہے۔

(ج) فاعل میں مِبَالِغَه ہو، جیسے: مَوَّتَ الْإِبِلُ (بہت زیادہ اونٹ مر گئے) یہاں اونٹ (فاعل) کی کثرت بتانا مقصود ہے۔

(د) مفعول میں مِبَالِغَه ہو، جیسے: قَطَّعْتُ الثِّيَابَ (میں نے بہت سے کپڑے کاٹے) یہاں کپڑے (مفعول) کی زیادتی بتانا مقصود ہے۔

(۷) نِسْبَتُ بِهِ مَأْخُذٌ: فاعل کا مفعول کو مَأْخُذُ (معنی مصدری) کی طرف منسوب کرنا، جیسے: فَسَّقْتُهٗ (میں نے اس کو فسق کی طرف منسوب کیا) مَأْخُذُ فَسْقٍ (گناہ) ہے۔

(۸) الْبَاسِ مَأْخُذٌ: فاعل کا مفعول کو مَأْخُذُ پَہننا، جیسے: جَلَّلْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی) مَأْخُذُ جُلٍّ (جھول) ہے۔

وتخلیط، ای: چیزے را ماخذ اندود کردن، نحو: ذَهَبْتُهٗ۔ وتحویل، ای: گردانیدن چیزے را ماخذ، یا ہم چوں ماخذ، نحو: نَصَرْتُهٗ، وَخَيَّمْتُهٗ۔ وقصر، یعنی اشتقاق آں^① از مرکب بہ جہت اختصار حکایت، نحو: هَلَّلَ۔ وموافقت فعل، وَأَفْعَلَ، وَتَفَعَّلَ، وابتداء۔

① آں لفظ از (نوادِر)

لغات: اندود کردن (لینا)، گردانیدن (بنانا)، ہم چوں (مانند، طرح)، اشتقاق (مشتق بنانا)، بہ جہت اختصار (مختصر کرنے کی غرض سے)، حکایت (بات)

(۹) تخلیط: (ملانا، لینا) فاعل کا مفعول کو ماخذ لینا، جیسے: ذَهَبْتُ الْإِنَاءَ (میں نے برتن کو سونے سے لیا یعنی سونے کا پانی چڑھایا)، ماخذ ذَهَبْتُ (سونا) ہے۔

(۱۰) تحویل: (پھیرنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ یا مثل ماخذ بنانا۔ نَصَرْتُ رَجُلًا (تو نے ایک آدمی کو نصرانی بنایا)، ماخذ ”نصرانی“ ہے۔ وَخَيَّمْتُ الرِّدَاءَ (میں نے چادر کو خیمہ کی طرح بنایا) ماخذ خیمہ ہے۔ پہلی مثال عین ماخذ بنانے کی اور دوسری مثال مثل ماخذ بنانے کی ہے۔

(۱۱) قصر: (چھوٹا کرنا، کم کرنا) اختصار کی خاطر مرکب تام جملے سے کوئی باب بنالینا، جیسے: هَلَّلَ (اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا) یہ ”قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کا قصر (مخفف) ہے۔

(۱۲) موافقت: (مطابق ہونا) ایک باب کا دوسرے باب کے ہم معنی ہونا، باب تفعیل تین ابواب کے موافق آتا ہے:

موافقت مجرد، جیسے: تَمَرَّتُهُ (ن) وَتَمَرَّتُهُ (میں نے اس کو چھو ہار دیا)

موافقت افعال، جیسے: أَمَهَلْتُهٗ وَمَهَلْتُهٗ (میں نے اس کو موقع دیا)

موافقت تفعیل، جیسے: تَتَرَّسَ وَتَرَّسَ (ڈھال کو کام میں لایا)

(۱۳) ابتداء: (شروع کرنا) لَقَّبْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو لقب دیا) اس کا مجرد نہیں آتا۔

جَوَّبْتُہٗ (میں نے اس کو آزمایا) مجرد میں جَوَّبَ (س) خارشہ ہونے کے معنی میں ہے۔

خاصیتِ تَفْعُل: مطاوعتِ فَعَلَ، نحو: قَطَعْتُهُ فَتَقَطَّعَ۔ وتكلف در ماخذ،
نحو: تَجَوَّعَ وَتَكَوَّفَ۔ وتجنب، یعنی پرہیز کردن از ماخذ، نحو: تَحَوَّبَ۔
ولبسِ ماخذ، نحو: تَخْتَمَ۔ وتَعْمَلُ یعنی ماخذ را بہ کار بُردن، نحو: تَدَهَّنَ،
تَتَرَّسَ، وَتَخَيَّمَ۔

لغات: بہ کار بُردن (کام میں لانا)۔

خاصیتِ بابِ تفعّل

بابِ تفعّل کی گیارہ خاصیتیں ہیں:

(۱) مطاوعتِ تفعیل (۲) تکلف در ماخذ (۳) تجبّب (۴) لبسِ ماخذ (۵) تعمل (۶) اتخاذ
(۷) تدرّج (۸) تحوّل (۹) صیورت (۱۰) موافقتِ مجرد و افعال و تفعیل و استفعال (۱۱) ابتداء۔
(۱) مطاوعتِ تفعیل: بابِ تفعّل کا بابِ تفعیل کے بعد یہ بتانے کے لیے آنا کہ مفعول نے
فاعل کے اثر کو قبول کر لیا ہے، جیسے: قَطَعْتُ الثوبَ فَتَقَطَّعَ (میں نے کپڑا کاٹا تو وہ کٹ گیا)
(۲) تکلف در ماخذ: تکلف کے معنی ہیں: تصنع اور بناوٹ یعنی ماخذ کے حصول یا اس کی
طرف نسبت میں بناوٹ ظاہر کرنا، جیسے: تَجَوَّعَ (وہ بناوٹی بھوکا بنا) ماخذ جَوَّعَ ہے۔
وَتَكَوَّفَ (وہ بناوٹی کوفی بنا) ماخذ ”کوفہ“ ہے۔

(۳) تجبّب: (بچنا، الگ رہنا) فاعل کا ماخذ سے الگ رہنا، جیسے: تَحَوَّبَ (وہ گناہ سے
بچا) ماخذ حَوَّبَ (گناہ) ہے۔

(۴) لبسِ ماخذ: فاعل کا ماخذ پہننا، جیسے: تَخْتَمَ (اس نے انگوٹھی پہنی) ماخذ خَاتَمَ
(انگوٹھی) ہے۔

(۵) تعمل: (کام میں لانا) فاعل کا ماخذ کو کام میں لانا، جیسے: تَدَهَّنَ زَيْدٌ (زید نے تیل
لگایا)، ماخذ دُهْنٌ ہے، تَتَرَّسَ زَيْدٌ (زید نے ڈھال استعمال)، ماخذ ترس (ڈھال) ہے،
تَخَيَّمَ زَيْدٌ (زید نے خیمہ استعمال کیا)، ماخذ خیمہ ہے۔

واتخاذ، یعنی ساختن یا گرفتنِ ماخذ، یا چیزے را ماخذ ساختن، یا در ماخذ گرفتن، نحو: تَبَوَّبَ، وَتَجَنَّبَ، وَتَوَسَّدَ الْحَجَرَ، وَتَأَبَّطَهُ۔ و تدرتج، یعنی تکرارِ عمل بہ مہلت، نحو: تَجَرَّعَ، وَتَحَفَّظَ۔

لغات: ساختن (بنانا) گرفتن (لینا)، تکرار (بار بار)، مہلت (وقفہ)۔

(۶) اتخاذ: (بنانا، لینا) (الف) فاعل کا ماخذ کو بنانا، جیسے: تَبَوَّبَ زَيْدٌ (زید نے دروازہ بنایا)، ماخذ بَاب (دروازہ) ہے۔

(ب) فاعل کا ماخذ کو اختیار کرنا، جیسے: تَجَنَّبَ زَيْدٌ (زید نے گوشہ اختیار کیا)، ماخذ جَنْب (گوشہ) ہے۔

(ج) فاعل کا مفعول کو ماخذ بنانا، جیسے: تَوَسَّدَ زَيْدٌ الْحَجَرَ (زید نے پتھر کو تکیہ بنایا)، ماخذ وِسَادَةٌ (تکیہ) ہے۔

(د) فاعل کا مفعول کو ماخذ میں پکڑنا، جیسے: تَأَبَّطَ زَيْدٌ الْكِتَابَ (زید نے بگل میں کتاب لی)، ماخذ اِبْطُ (بگل) ہے۔

(۷) تدرتج: (آہستہ آہستہ کرنا) کسی کام کو وقفے وقفے سے کرنا، جیسے: تَجَرَّعَ (اس نے پانی گھونٹ گھونٹ پیا) تَحَفَّظَ (اس نے تھوڑا تھوڑا یاد کیا)

(۸) تحوّل: (پھرنا، منتقل ہونا) (الف) فاعل کا عین ماخذ ہونا، جیسے: تَنَصَّرَ رَجُلٌ (ایک آدمی نصرانی بن گیا)، ماخذ نصرانی ہے۔

(ب) فاعل کا مثل ماخذ ہو جانا، جیسے: تَبَحَّرَ زَيْدٌ فِي الْعِلْمِ (زید علم میں سمندر کی طرح ہو گیا)، ماخذ بَحْرٌ (سمندر) ہے۔

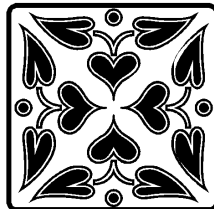
(۹) صیر ورت: (ہو جانا، حالت بدل جانا) فاعل کا ماخذ والا ہو جانا، جیسے: تَمَوَّلَ زَيْدٌ (زید مال دار ہو گیا)، ماخذ مال ہے۔

(۱۰) موافقت: (مطابق ہونا) ایک باب کا دوسرے باب کے ہم معنی ہونا، باب تفعل چار ابواب کے موافق ہوتا ہے:

وَتَحَوُّنٌ، یعنی گشتنِ شئی عینِ ماخذا یا ہم چوں ماخذ، نحو: تَنْصُرَ، وَتَبَحَّرَ۔
 وصیورت، نحو: تَمَوَّلَ۔ وموافقتِ مجرد، وَافْعَلْ، وَفَعَّلَ، وَاسْتَفْعَلَ،
 وابتداء۔

لغات: گشتن (ہونا)، شئی (چیز)، عین (ذات)، ہم چوں (طرح، جیسا)

- ۱۔ موافقتِ مجرد، جیسے: قَبِلَ (س) وَتَقَبَّلَ (قبول کیا)
 - ۲۔ موافقتِ افعال، جیسے: أَبْصَرَ وَتَبَصَّرَ (دیکھا)
 - ۳۔ موافقتِ تفعیل، جیسے: كَذَّبَ وَتَكَذَّبَ (اس نے جھوٹ کی طرف نسبت کی)
 - ۴۔ موافقتِ استفعال، جیسے: اسْتَحْوَجَ وَتَحَوَّجَ (اس نے حاجت طلب کی)
- (۱۱) ابتداء: (شروع کرنا) تَشَمَّسَ (اس نے دھوپ کھائی) اس کا مجرد نہیں آتا۔
 تَكَلَّمَ (اس نے بات کی) اس کا مجرد کَلَّمَ ضرب اور نصر سے آتا ہے؛ لیکن زخمی کرنے کے
 معنی میں ہے۔



خاصیتِ مفاعلت: مشارکت ست، یعنی شریک بودنِ فاعل و مفعول در فاعلیت و مفعولیت، ای ہر یک مردِ دیگرے را، نحو: قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا۔ و موافقتِ مجرد، وَاَفْعَلَ، وَفَعَّلَ، وَتَفَاعَلَ، وابتداء۔

لغات: فاعلیت: (فاعل ہونا)، مفعولیت (مفعول ہونا) ان میں ”ی اور ت“ مصدری معنی پیدا کرنے کے لیے بڑھائی گئی ہیں۔ ہر ایک مردِ دیگرے را (ہر ایک دوسرے کو)۔

خاصیت باب مفاعلت

باب مفاعلت کی تین خاصیتیں ہیں:

(۱) مشارکت (۲) موافقتِ مجرد و افعال و تفعیل و تفاعل (۳) ابتداء۔

(۱) مشارکت: (ساتھ ہونا) دو آدمیوں کا کسی کام میں اس طرح شریک ہونا کہ دونوں میں سے ہر ایک سے فعل صادر ہو کر دوسرے پر واقع ہو، یعنی دونوں فاعل بھی ہوں اور مفعول بھی؛ لیکن لفظاً ایک کو فاعل اور دوسرے کو مفعول بنایا جائے۔ جیسے: قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو نے آپس میں قتال کیا)

(۲) موافقت: (مطابق ہونا) ایک باب کا دوسرے کے ہم معنی ہونا، باب مفاعلت چار ابواب کے ہم معنی ہوتا ہے:

۱۔ موافقتِ مجرد، جیسے: سَفَرَ (ن) وَ سَافَرَ (اس نے سفر کیا)

۲۔ موافقتِ افعال، جیسے: أَبْعَدَ وَ بَاعَدَ (اس نے دور کیا)

۳۔ موافقتِ تفعیل، جیسے: ضَعَّفَ وَ ضَاعَفَ (اس نے دوچند کیا)

۴۔ موافقتِ تفاعل، جیسے: تَشَاتَمَا وَ شَاتَمَا (ان دونوں نے باہم گالی گلوچ کیا)

(۳) ابتداء: (شروع کرنا) تَاَخَمَ (سرحدیں متصل ہوئیں) اس کا مجرد نہیں آتا۔ قَاسَى (تکلیف برداشت کرنا) اس کا مجرد قَسَا، يَقْسُو، نصر سے سخت و درشت ہونے کے معنی میں آتا ہے۔

خاصیتِ تفاعل: تشارک ست، ای شرکتِ دوشی در صدور و تعلقِ فعل، یعنی از ہر یک بہ دیگرے، نحو: تَشَاتَمَا۔ و شرکت در صدور فقط کم ست، نحو: تَرَا فَعَا شَيْئًا۔ و تخیل، یعنی نمودنِ غیر را حصولِ ماخذ در خود، نحو: تَمَارَضَ۔ و مطاوعتِ فاعِلَ بمعنی اَفْعَلَ، نحو: بَاعَدْتُهُ فِتْبَاعَدَ۔

لغات: دوشی (دو چیزیں) صدور (ہونا، یعنی فاعل ہونا)، تعلقِ فعل (ربطِ فعل یعنی مفعول ہونا)، نمودن (ظاہر کرنا، دکھانا)، حصول (پایا جانا)، ماخذ (مادہ، معنی مصدری)، در خود (اپنے اندر)۔

خاصیتِ بابِ تفاعل

بابِ تفاعل کی چھ خاصیتیں ہیں:

(۱) تشارک (۲) شرکت (۳) تخیل (۴) مطاوعت (۵) موافقتِ مجرد و افعال (۶) ابتداء۔

(۱) تشارک (ساتھ ہونا) دو چیزوں (آدمیوں) میں سے ہر ایک کا دوسرے کے ساتھ کسی کام میں اس طرح شریک ہونا کہ دونوں میں سے ہر ایک سے فعل صادر ہو کر دوسرے پر واقع ہو (لیکن ترکیب میں دونوں فاعل واقع ہوں) جیسے: تَشَاتَمَ زَيْدٌ وَعَمْرُو (زید اور عمرو دونوں نے ایک دوسرے کو گالی دی)

فائدہ: تشارک اور مشارکت میں ایک فرق یہ ہے کہ مشارکت میں دونوں شریکوں میں سے ایک ترکیب میں فاعل اور دوسرا مفعول واقع ہوتا ہے؛ جب کہ تشارک میں دونوں فاعل ہی واقع ہوتے ہیں۔

اور دوسرا فرق یہ ہے کہ مشارکت میں جو فعل متعدی بہ یک مفعول ہوگا، وہ تشارک میں لازم ہو جائے گا، جیسے: شَاتَمَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو کو گالی دی) وَتَشَاتَمَ زَيْدٌ وَعَمْرُو (زید اور عمرو نے ایک دوسرے کو گالی دی) اور جو مشارکت (مفاعلت) میں متعدی بہ دو مفعول ہوگا وہ تشارک (تفاعل) میں بیک مفعول ہو جائے گا، جیسے: جَاذَبَ زَيْدٌ عَمْرًا ثَوْبًا (زید نے عمرو کا کپڑا کھینچا) وَتَجَاذَبَ زَيْدٌ وَعَمْرُو ثَوْبًا (زید اور عمرو نے ایک دوسرے کا کپڑا کھینچا)

موافقتِ مجرد، وَأَفْعَلَ، وابتداء۔ ولفظی کہ در مفاعلت دو مفعول می خواست در تفاعل یکے خواهد، و اگر نہ لازم بود۔

خاصیتِ افتعال: اتخاذاست، نحو: اجْتَحَرَ، وَاجْتَنَبَ، وَاعْتَذَى الشَّاةَ، وَاعْتَصَدَهُ۔ و تصرف، یعنی جَذَّ^① نمودن در فعل، نحو: اِكْتَسَبَ۔

① جُهد (نواذر)

لغات: لفظی (کوئی لفظ)، می خواست (چاہتا ہے)، بُود (ہوگا)، جَذَّ (محت، کوشش) نمودن (ظاہر کرنا)۔

(۲) شرکت: دو فاعلوں کا کسی (تیسری) چیز میں شریک ہونا، جیسے: تَرَافَعَا شَيْئًا (دونوں نے کسی چیز کو اٹھایا) مگر یہ صورت کم واقع ہوتی ہے۔

(۳) تخییل: (وہم کرنا، خلافت واقعہ باور کرانا) فاعل کا دوسرے کو اپنے اندر ماخذ کے پائے جانے کو بتانا، جب کہ اس کے اندر ماخذ نہ پایا جاتا ہو، جیسے: تَمَارَضَ (اس نے اپنے آپ کو بیمار دکھایا) جب کہ بیمار نہ تھا۔

فائدہ: تکلف اور تخییل دونوں میں دوسرے کے سامنے خلاف واقعہ بات ظاہر کی جاتی ہے؛ اس لیے ان کو ”تظاہر“ بھی کہا جاتا ہے؛ لیکن ظاہر کی جانے والی چیز اگر اچھی اور مطلوب ہو تو اُسے ”تکلف“ اور خراب اور مکروہ ہو تو اسے ”تخییل“ سے تعبیر کرتے ہیں؛ اس لیے تَجَوُّعَ (وہ بناوٹی بھوکا بنا) میں تکلف اور تَمَارَضَ (وہ بناوٹی بیمار بنا) میں تخییل ہے۔ بھوک فاعل کو پسند ہے؛ لیکن بیماری پسند نہیں۔

(۴) مطاوعتِ فاعِلَ بمعنی اَفْعَلَ: کبھی بابِ تفاعل بابِ مفاعلت کے بعد آتا ہے، جب کہ مفاعلت افعال کے معنی میں ہو اور فاعل کے اثر کو مفعول نے قبول کیا ہو، جیسے: بَاعَدْتُهُ فَبَاعَدَ (میں نے اس کو دور کیا تو وہ دور ہو گیا) اس میں بَاعَدَ، اَبْعَدَ کے معنی میں ہے۔

(۵) موافقتِ مجرد: کبھی بابِ تفاعل مجرد کے کسی باب کے ہم معنی ہوتا ہے، جیسے: تَعَالَى

(وہ بلند ہوا) یہ عَلَا، يَغْلُو (نصر) کے معنی میں ہے، اس میں ”صیر ورت“ ہے۔

موافقتِ افعال: کبھی بابِ تفاعل اور بابِ افعال ایک دوسرے کے ہم معنی ہوتے ہیں، جیسے: تِيَامَنَ اور اَيَّيْمَنَ (وہ یمن پہنچا) اس میں ”بلوغ“ ہے۔

(۶) ابتداء تَدَا حَكَ (وہ داخل ہوا) اس کا مجرد نہیں آتا، تَبَارَكَ (وہ بابرکت ہوا) اس کا مجرد بَرَكَ (نصر) اونٹ بٹھانے کے معنی میں آتا ہے۔

بابِ تفاعل اور مفاعلت میں فرق: (۱) جو لفظ بابِ مفاعلت میں دو مفعول چاہتا ہے وہ تفاعل میں ایک مفعول چاہتا ہے، جیسے: جَاذَبْتُ زَيْدًا ثَوْبًا (میں نے زید کا کپڑا کھینچا) وَتَجَاذَبْنَا ثَوْبًا (ہم دونوں نے کپڑا کھینچا تانی کی)

(۲) اور جو لفظ مفاعلت میں ایک مفعول چاہتا ہے وہ تفاعل میں لازم ہو جاتا ہے، جیسے: قَاتَلْتُ زَيْدًا (میں نے زید سے قتال کیا) تَقَاتَلْتُ أَنَا وَزَيْدٌ (میں اور زید باہم لڑے)

خاصیتِ بابِ افعال

بابِ افعال کی چھ خاصیتیں ہیں:

(۱) اتحاذ (۲) تصرف (۳) تخیر (۴) مطاوعتِ فَعَلَ (۵) موافقتِ مجرد و افعال و تفاعل و تفاعل واستفعال (۶) ابتداء۔

(۱) اتحاذ: (بنانا، لینا) (الف) فاعل کا ماخذ کو بنانا، جیسے: اجْتَحَرَ (اس نے سوراخ بنایا) ماخذُ جَحْرٍ (سوراخ) ہے، اجْتَجَرَ (اس نے کمرہ بنایا)، ماخذُ حُجْرَةٍ (کمرہ) ہے۔

تنبیہ: متن میں اجْتَحَرَ (جیم پہلے) اور اجْتَجَرَ (حا پہلے) دونوں کا احتمال ہے (رِکاز الاصول)

(ب) فاعل کا ماخذ کو اختیار کرنا، جیسے: (۱) اجْتَنَبَ (اس نے گوشہ اختیار کیا) اس میں ماخذُ جَنْبٍ (گوشہ) ہے۔ (۲) احْتَرَزَ (اس نے محفوظ مقام کو اپنایا)، ماخذُ حِرْزٍ (محفوظ مقام) ہے۔

وتخیر: أَيْ فَعْلُ الْفَاعِلِ الْفِعْلَ لِنَفْسِهِ، نَحْوُ: اِكْتَالَ - وَمَطَاوَعْتَ فَعْلًا، نَحْوُ:
غَمَمْتُهُ فَاغْتَمَّ -

وموافقتِ مجرد، وافعل، وتَفَعَّلَ، وتَفَاعَلَ، واستَفَعَلَ، وابتداء -

فائدہ: یہ مثال بہتر ہے؛ اس لیے کہ پہلی مثال کا جو ترجمہ ہے وہ دراصل تَجَنَّبَ (گوشہ اختیار کیا) کا ترجمہ ہے۔ مصنفؒ نے اصولِ اکبری میں اس کی وضاحت کی ہے (نوادر)
(ج) فاعل کا مفعول کو ماخذ بنانا، جیسے: اِغْتَذَى الشَّاةُ (اس نے بکری کو غذا بنایا)، ماخذ
غِذَاءٌ ہے۔

(د) فاعل کا مفعول کو ماخذ میں لینا، جیسے: اِغْتَضَدَ الْكِتَابَ (اس نے کتاب بغل میں لی)
ماخذ عَضْدٌ (بازو) ہے۔

(۲) تصرف: (کوشش کرنا) فاعل کا فعل کے حصول میں محنت اور کوشش کرنا، جیسے:
اِكْتَسَبَ الْمَالَ (اس نے مال کمانے میں محنت کی)
(۳) تخیر: (پسند کرنا، منتخب کرنا) فاعل کا کوئی کام اپنی ذات کے لیے کرنا، جیسے: اِكْتَالَ
الْحِنْطَةَ (اس نے اپنے لیے گہوں ناپا)

(۴) مطاوعتِ فَعْلَ، یعنی باب افتعال کا مجرد کے کسی باب کے بعد اس طرح آنا کہ
بتائے کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا ہے، جیسے: غَمَمْتُهُ، فَاغْتَمَّ (میں نے اسے غمگین
کیا تو وہ غمگین ہو گیا) غَمَّ، يَغْمُّ باب نصر سے ہے۔

(۵) موافقت: باب افتعال پانچ ابواب کے ہم معنی ہوتا ہے:

۱- موافقتِ مجرد: قَدَرَ (ن، ض) وَاقْتَدَرَ (وہ قادر ہوا)

۲- موافقتِ افعال: أَحْجَزَ وَاحْتَجَزَ (وہ حجاز پہنچا)

۳- موافقتِ تفعّل: تَرَدَّى وَارْتَدَّى (اس نے چادر اوڑھی)

۴- موافقتِ تفاعل: تَخَاصَمَا وَاخْتَصَمَا (ان دونوں نے آپس میں جھگڑا کیا)

خاصیتِ استفعال: طلب و لیاقت ست، نحو: اِسْتَطَعْمْتُهُ، وَاسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ۔ وَوَجَدَان، نحو: اِسْتَكْرَمْتُهُ۔

۵۔ موافقتِ استفعال: اِسْتَأْجَرَ وَابْتَجَرَ (اس نے اجرت طلب کی)
(۶) ابتداء: اِسْتَلَمَ (بوسہ لیا) اس کا مجرد سَلِمَ ہے؛ مگر سلامت رہنے کے معنی میں ہے، بوسہ لینے کے معنی میں نہیں۔

اِبْتِمَامَ (چارے والی بکری ہونا) اس کا مجرد نہیں آتا (نوادرا الاصول ص ۱۰۶)
فائدہ: یہاں ایک شبہ ہے کہ ”اِبْتِمَامُ“ متداول لغات میں موجود نہیں؛ اس لیے شاید یہ غلط ہو؛ اس کے بجائے ایک لفظ اِتِّیَامُ ہے جو اَلْيَتِيمَةُ اِلَى اَلْيَتِيمَةِ سے مشتق ہے، جس کے معنی ہیں: گھریلو بکری/قحط کی حالت میں ذبح کی جانے والی بکری، اب اِتِّیَامُ کا معنی ہوگا: پالتو بکری کا ذبح کرنا/قحط کے زمانے میں بکری ذبح کرنا۔ اس کا مجرد تَامَ، يَتِيمٌ تَيْمًا (ض) آتا ہے، اس کے معنی ہیں: غلام بنادینا، ذلیل کرنا۔ بابِ افتعال سے ابتداء کی کوئی ایسی مثال نہیں ملی جس کا مجرد نہ آتا ہو۔ واللہ اعلم۔

خاصیتِ بابِ استفعال

بابِ استفعال کی دس خاصیتیں ہیں:

- (۱) طلب (۲) لیاقت (۳) وجدان (۴) حُبان (۵) تحوُّل (۶) اتحاذ (۷) قصر
- (۸) مطاوعتِ اَفْعَلِ (۹) موافقتِ مجرد و افعال و تفعل و افتعال (۱۰) ابتداء۔
- (۱) طلب: (مانگنا) فاعل کا مفعول سے ماخذ مانگنا، جیسے: اِسْتَطَعْمْتُهُ (میں نے اس سے کھانا مانگا)، ماخذ طعمًا (کھانا) ہے۔
- (۲) لیاقت: (قابل ہونا) فاعل کا ماخذ کے قابل ہونا، جیسے: اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند کے قابل ہوا)، ماخذ رُقْعَةً (پیوند) ہے۔
- (۳) وجدان: (پانا) فاعل کا مفعول کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا، جیسے: اِسْتَكْرَمْتُهُ (میں نے اس کو سخاوت کے ساتھ متصف پایا)، ماخذ كَرَمٌ (سخاوت، مہربانی) ہے۔

وحِسان، یعنی پنداشتیں چیزے را موصوف بہ ماخذ، نحو: اسْتَحْسَنَتْهُ۔
وَتَحَوَّلَ، نحو: اسْتَحْجَرَ الطِّينُ، وَاسْتَوَقَّ الْجَمْلُ۔ وَاتَّخَاذَ، نحو: اسْتَوْطَنَ
الْقُرَى۔ وقصر، نحو: اسْتَرْجَعَ۔ وَمَطَاوَعْتَ أَفْعَلَ، نحو: أَقْمَتُهُ، فَاسْتَقَامَ۔
وموافقت مجرد، وَأَفْعَلَ، وَتَفَعَّلَ، وَافْتَعَلَ، وابتداء۔

لغات: پنداشتیں (گمان کرنا)، موصوف (متصف، خوبی یا خرابی والی ہونا)۔

(۴) حِسان: (گمان کرنا، خیال کرنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ سے متصف گمان کرنا، جیسے:
اسْتَحْسَنَتْهُ (میں نے اس کو اچھا گمان کیا) ماخذ حُسْنٌ (اچھا) ہے۔
(۵) تحوّل: (بدلنا) فاعل کو صورتاً یا معنی عینِ ماخذ یا مثل ماخذ میں بدلنا، جیسے: اسْتَحْجَرَ
الطِّينُ (گارا پتھر یا پتھر کی طرح ہو گیا) یعنی دیکھنے میں صورتاً، وَاسْتَوَقَّ الْجَمْلُ (اونٹ اونٹنی
ہو گیا) یعنی معنوی اعتبار سے۔

فائدہ: یہ محاورہ اس وقت بولتے ہیں جب بہادر آدمی بزدلی کا مظاہرہ کرے، یا کوئی ایک
بات کے ساتھ دوسری بات ملا دے۔

(۶) اتّخاذ: (بنانا، لینا) فاعل کا مفعول کو ماخذ بنالینا، جیسے: اسْتَوْطَنَ الْقُرَى (اس نے
گاؤں کو وطن بنالیا)، ماخذ وطن ہے۔

(۷) قصر: (چھوٹا کرنا، کم کرنا) اختصار کے لیے مرکب تام جملے سے کوئی باب بنالینا،
جیسے: اسْتَرْجَعَ (اس نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہا) یہ قَالَ: اِنَّا لِلّٰهِ کا مخفف ہے۔

(۸) مطاوعتِ أَفْعَلَ: باب استفعال کا افعال کے بعد اس طرح آنا کہ مفعول نے فاعل کا
اثر قبول کیا ہو، جیسے: أَقْمَتُهُ فَاسْتَقَامَ (میں نے اس کو سیدھا کیا تو وہ سیدھا ہو گیا)

(۹) موافقتِ مجرد و افعال و تفعّل و افتعال:

۱- موافقتِ مجرد: قَرَّ (ض) وَاسْتَقَرَّ (وہ ٹھہر گیا)

۲- موافقتِ افعال: أَجَابَ وَاسْتَجَابَ (اس نے جواب دیا)

وانفعال لزوم وعلاج لازم است، ومطاوعتِ فَعَلَ غالب، نحو: كَسَرْتُهُ
فَانْكَسَرَ۔ موافقتِ فَعَلَ، وَاَفْعَلَ نادر۔ وفائے آں لام^① ورا و نون و حرف
لین نہ بُود۔ وِیْطَاوِعُ اَفْعَلَ، نحو: اَغْلَقْتُ الْبَابَ فَاَنْغَلَقَ وَيَتَدَأُ۔

① لام ویم ورا (نواور)

لغات: غالب (اکثر و بیشتر)، حرفِ لین (واو اور یا جن سے پہلے فتح ہو) یہاں واو اور یا
مراد ہیں، ماقبل میں فتح ہونا ضروری نہیں، یُطَاوِعُ (پیچھے آتا ہے)، یَتَدَأُ (وہ شروع کرتا ہے)۔

۳۔ موافقتِ تفعّل: تَكَبَّرَ وَاسْتَكَبَرَ (اس نے تکبر کیا)

۴۔ موافقتِ افتعال: اِعْتَصَمَ وَاسْتَعَصَمَ (وہ گناہ سے بچا رہا)

(۱۰) ابتداء: اِسْتَأْجَرَ عَلَى الْوَسَاةِ (اس نے تکیہ پر سینہ رکھا) اس کا مجرد نہیں آتا۔
اِسْتَعَانَ (اس نے زیرِ ناف صاف کیے) اس کا مجرد عَانَ (نصر) ادھیڑ عمر ہونے کے معنی میں
آتا ہے۔

خاصیتِ بابِ انفعال

بابِ انفعال کی سات خاصیتیں ہیں:

(۱) لزوم (۲) علاج (۳) مطاوعتِ فَعَلَ (۴) موافقتِ مجرد و انفعال (۵) انفعال کے فا
کلمہ میں یِرْمَلُون میں سے کسی حرف کا نہ آنا (۶) مطاوعتِ انفعال (۷) ابتداء۔

(۱) لزوم: (لازم ہونا) اس باب کی اہم خاصیت لازم ہونا ہے؛ خواہ وہ لفظ مجرد میں لازم
ہو یا متعدی ہو، جیسے: فَرِحَ وَانْفَرَحَ (وہ خوش ہوا) فَطَرَ (اس نے پھاڑا) اِنْفَطَرَ (وہ پھٹا) ان
میں فَرِحَ مجرد میں لازم اور فَطَرَ متعدی ہے۔

(۲) علاج: (مشق کرنا) اعضاء و جوارح سے کیا ہوا ایسا کام جو نظر آئے اور محسوس ہو، جیسے:
اِنْكَسَرَ (وہ ٹوٹ گیا) ٹوٹنا نظر آتا ہے، جو نظر نہیں آتا، وہ اس باب سے نہیں آتا۔

نوٹ: لزوم اور علاج دونوں بابِ انفعال کے لیے خواص ہیں۔

(۳) مطاوعتِ فَعَلَ: بابِ انفعال اکثر ثلاثی مجرد کے بعد آتا ہے، یہ بتانے کے لیے کہ
مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کیا ہے، جیسے: كَسَرْتُهُ فَاِنْكَسَرَ (میں نے اس کو توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)

کَسَرَ، یَکْسِرُ باب ضرب سے ہے۔ اس مثال میں لزوم، علاج اور مطاوعت تینوں جمع ہیں۔
 (۴) موافقت مجرد افعال: کبھی کبھی باب افعال ثلاثی مجرد اور باب افعال کے ہم معنی ہوتا ہے، جیسے: طَفِئَتِ النَّارُ وَانْطَفَأَتْ (آگ بجھ گئی)، أَحْجَزَ وَانْحَجَزَ (وہ حجاز (عرب) پہنچا)
 (۵) باب افعال کے فاکلمہ کی جگہ یَرْمُلُونُ کے چھ حروف میں سے کوئی حرف ثقل کی وجہ سے نہیں آتا، اگر کسی لفظ میں ان حروف میں سے کوئی حرف فاکلمہ کی جگہ میں واقع ہو تو اس کو باب افعال سے لاتے ہیں، جیسے: یَیْسَ سے اِیْسَ (وہ سوکھ گیا) رَفَعَ سے اِرْتَفَعَ (وہ اونچا ہوا) مَنَعَ سے اِمْتَنَعَ (اس نے روکا) لَبَسَ سے اِلْبَسَ (وہ مشتبہ ہوا) وَفَّقَ سے اِتَّفَقَ (وہ موافق ہوا) نَفَعَ سے اِنْتَفَعَ (وہ فائدہ بخش ہوا)

فائدہ: فصول اکبری کے موجودہ نسخے (امدادیہ دیوبند) میں ”لام اور راء“ کے بیچ میں ”میم“ نہیں ہے، متن میں اسی کو باقی رکھا گیا ہے، یہی زیادہ صحیح ہے؛ اس لیے کہ بہت سے الفاظ کے فاکلمہ میں میم ہے اور وہ باب افعال سے آتے ہیں، جیسے: اِنْمَازَ (الگ ہوا)، اِنْمَارَ الْوَبَرُ (اونٹ کا بال گرا)، اِنْمَحَى (مٹا)، اِنْمَحَقَّ الْجِدَارُ (دیوار گری)، اِنْمَرَطَ الشَّعْرُ (بال گرا)؛ نوادر الوصول (ص ۱۱۰) میں ہے: ودر بعض نسخ لفظ میم یافتہ نشد (فصول اکبری کے بعض نسخوں میں ”میم“ موجود نہیں ہے)

(۶) مطاوعت افعال: باب افعال باب افعال کے بعد آتا ہے، یہ بتانے کے لیے کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا ہے، جیسے: اُغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ (میں نے دروازہ بند کیا تو بند ہو گیا)

(۷) ابتداء: شروع ہی سے اسی باب سے آنا، جیسے: اِنْجَحَرَ (وہ بل میں گھسا) اس کا مجرد نہیں آتا اور اِنْطَلَقَ (وہ چلا) اس کا مجرد طَلَقَ ہنس مکھ ہونے کے معنی میں آتا ہے۔
 عربی عبارت کا ترجمہ: قَوْلُهُ: يُطَاوِعُ أَفْعَلَ إلخ یہ (باب افعال) أَفْعَلَ کے بعد آتا ہے، جیسے: میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہو گیا، اور کبھی (باب افعال سے کوئی لفظ) شروع ہوتا ہے..... باب افعال اقتضاب دیا ہوا (مجرد سے کٹا ہوا) وزن ہے، یہ مبالغہ کے لیے آتا ہے،

وافعیال را لزوم غالب^① و مبالغہ لازم، مطاوعتِ فَعَلَ، و موافقتِ اسْتَفْعَلَ نادر۔

و اَفْعِلَالٌ و اَفْعِلَالٌ را لزوم و مبالغہ لازم^②، و لون و عیب^③ غالب۔

① غالب ست (نوادِر) ② لازم ست (نوادِر) ③ لون یا عیب (نوادِر)
لغات: غالب (اکثر و بیشتر)، نادر (کم یا بکمی، کبھی کبھی)۔

اور فَعْلَلٌ بہت سی خاصیتوں کے لیے آتا ہے اور یہ نہیں آتا ہے؛ مگر صحیح یا مضاعف، اور مہموز کم آتا ہے، اور تَفَعَّلَ، فَعَّلَ کے بعد آتا ہے، اور کبھی اقتضاب دیا ہوا (مجرد سے کٹا ہوا) ہوتا ہے، اور اَفْعِلَالٌ لازم ہوتا ہے اور فَعْلَلٌ (رباعی مجرد) کے بعد آتا ہے، اور ایسے ہی اَفْعَلَّ ہے اور یہ اقتضاب والا آتا ہے، اور ملحق ابواب میں مبالغہ بھی ہوتا ہے۔

خاصیتِ بابِ افعیال

بابِ افعیال کی چار خاصیتیں ہیں:

(۱) لزوم (۲) مبالغہ (۳) مطاوعتِ مجرد (۴) موافقتِ استفعال۔

(۱) لزوم: (لازم ہونا) یہ باب زیادہ تر لازم اور کبھی متعدی بھی آتا ہے، لازم جیسے:
اَمْلَوْا لَحَ الْمَاءِ (پانی نمکین ہو گیا)، متعدی جیسے: اِحْلَوْا لَيْتَهُ (میں نے اس کو میٹھا سمجھا)

(۲) مبالغہ: (حد سے بڑھنا) فاعل میں ماخذ کا بہ کثرت پایا جانا، مبالغہ اس باب کے لیے لازم ہے، جیسے: اِعْشَوْ شَبَّ الْأَرْضِ (زمین زیادہ گھاس والی ہوئی) (ماخذ عُشْبٌ (گھاس) ہے۔

(۳) مطاوعتِ مجرد: بابِ افعیال کا مجرد کے بعد آنا، اس طرح کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کیا ہو، جیسے: ثَبَّتَهُ فَاتَّوْنُوْنِي (میں نے اس کو موڑا تو وہ مڑ گیا) ثَنًا، یَثْنِي بابِ ضرب سے ہے۔

(۴) موافقتِ استفعال: افعیال کبھی اتفاق سے استفعال کے ہم معنی میں ہو جاتا

ہے، جیسے: اسْتَحْلَيْتُهُ وَاِحْلَوْتُ لَيْتَهُ (میں نے اُسے میٹھا سمجھا)

خاصیتِ بابِ افعلال و افعیلال

افعال و افعیلال کی چار خاصیتیں ہیں:

وَأَفْعُولٌ: بِنَاءٌ مُّقْتَضِبٌ يَجِيئُ لِلْمُبَالَغَةِ۔
وَفَعْلَلٌ: لِمَعَانٍ كَثِيرَةٍ وَلَمْ يَرِدْ إِلَّا صَحِيحًا، أَوْ مُضَاعَفًا،
وَمَهْمُوزًا قَلِيلًا۔

وَتَفَعَّلَ: يُطَاوِعُ فَعْلَلٌ وَقَدْ يُقْتَضِبُ۔

(۱) لزوم (۲) مبالغہ (۳) لون (۴) عیب۔

(۲) لزوم و مبالغہ: ان دونوں ابواب کے لیے لازم ہیں اور ان میں مبالغے کا پایا جانا ضروری ہے، جیسے: اِحْمَرَّ اور اِحْمَارٌ (وہ بہت سرخ ہوا)

(۴، ۳) لون یا عیب: ان دونوں ابواب میں زیادہ تر رنگ یا عیب کے معنی پائے جاتے ہیں جیسے: اِصْفَرَّ اور اِصْفَارٌ (وہ زرد ہوا) اِحْوَلَّ اور اِحْوَالٌ (وہ ایک کو دودیکھنے والا (بھینگا) ہوا)

خاصیت باب افعال

باب افعال کی دو خاصیتیں ہیں: (۱) اقتضاب (۲) مبالغہ۔

(۱) اقتضاب: (کاٹنا) کسی مادے کا ثلاثی مجرد سے بالکل نہ آنا؛ بلکہ اس کی شروعات ہی اس باب سے ہوئی ہو، اس میں کوئی حرف نہ تو زائد معنی کے لیے ہو اور نہ برائے الحاق ہو، ایسے وزن کو بِنَاءٌ مُّقْتَضِبٌ بھی کہتے ہیں۔ اس کو مُرْتَجَل (غیر منقول) بھی کہتے ہیں، یعنی یہ ثلاثی مجرد سے منقول نہیں ہوتا (نوادر ص ۱۱۲) یہ باب اکثر مقتضب ہوتا ہے، لیکن اقتضاب لازم نہیں، کبھی غیر مقتضب بھی ہوتا ہے۔ اقتضاب کی مثال اِجْلُواذْ ہے، اور غیر مقتضب کی اِحْوَاءٌ (گھاس کا ہرا ہونا) ہے، اس کا مجرد حَوَى (سمع) ہے: سبزی یا سرخی مائل سیاہ ہونا، حَوَى يَحْوِي اور ضرب سے جمع کرنے کے معنی میں آتا ہے۔

فائدہ: ابتداء اور اقتضاب میں فرق یہ ہے کہ ابتداء میں لفظ ثلاثی مجرد سے بھی آتا ہے؛ لیکن دوسرے معنی میں؛ جب کہ اقتضاب میں لفظ ثلاثی مجرد سے آتا ہی نہیں، معلوم ہوا کہ ابتداء عام اور اقتضاب خاص ہے، دونوں کے درمیان عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے۔

(۲) مبالغہ: (حد سے بڑھنا) اس باب میں کبھی مبالغے کے معنی بھی پائے جاتے ہیں، جیسے: اِجْلَوْذَ (وہ تیز دوڑا)

فائدہ: یہ باب لازم اور متعدی دونوں طرح آتا ہے، لازم کی مثال: اِجْلَوْذَ اور متعدی کی مثال ہے اِغْلَوْطَ الْبَعِيرَ (اونٹ کی گردن سے لپٹ کر سوار ہوا)

خاصیتِ رباعی مجرد (فَعْلَلَة)

رباعی مجرد کی خاصیتیں بہت ہیں، سب کو شمار کرنا مشکل ہے، اس کی چند خاصیتیں یہ ہیں:

(۱) قصر: (مخفف بنانا) جیسے: بَسْمَل (اس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا) حَوْقَلَ (اس نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا)

(۲) اِلْبَاسِ ماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ پہنانا، جیسے: بَرَقَعْتُ زَيْنَبَ (میں نے زینب کو برقع پہنایا)

(۳) مطاوعتِ خود: کبھی رباعی مجرد خود رباعی مجرد ہی کے بعد آتا ہے، جیسے: غَطَرَشَ اللَّيْلُ بَصْرَهُ فَغَطَرَشَ (رات نے اس کی نگاہ کو تاریک کیا تو وہ تاریک ہو گئی)

(۴) یہ باب اکثر صحیح اور مضاعف سے آتا ہے، جیسے: دَخَرَاجَ (اس نے لڑھکایا)، زَنَزَلَ (وہ ہلا) وَسَوَسَ (اس نے وہم ڈالا) اور کبھی مہموز بھی آتا ہے۔ مہموزِ فا، جیسے: أَوْلَقَ (مجنون ہوا)؛ مہموزِ عین، جیسے: زَأْبَرَ (نئے کپڑے پر رُواں نکلا) مہموزِ لام، جیسے: كَرَفَأَ (متفرق کیا) مہموزِ با مضاعف کی مثال: ثَأْنًا (سیراب کیا)۔

فائدہ: مہموزِ با صحیح کی مثالیں کم اور با مضاعف کی زیادہ ملتی ہیں۔

خاصیتِ بابِ تَفَعَّلُ

بابِ تَفَعَّلُ کی دو خاصیتیں ہیں: (۱) مطاوعتِ فَعَّلَ (رباعی مجرد) (۲) اقتضاب۔

(۱) مطاوعتِ فَعَّلَ: رباعی مجرد کے بعد اس طرح آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا ہو، جیسے: دَخَرَاجَتْهُ فَتَدَخَرَاجَ (میں نے اس کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا)

(۲) اقتضاب: (کاٹنا) کسی مادے کا ثلاثی مجرد میں اس کی اصل موجود نہیں ہوتی، جیسے:

تَهَبَّرَسَ (وہ ناز سے چلا)

وَأَفْعَلَلَّ: لَازِمٌ يُطَاوِعُ فَعْلَلَّ. وَكَذَا إِفْعَلَّلَ، وَيَجِيئُ مُقْتَضِبًا.
وَفِي الْمُلْحَقَاتِ مِبَالِغَةٌ أَيْضًا.

لغات: فَعْلَلَّ (رباعی مجرد سے ماضی معروف کا صیغہ ہے)، معانٍ (معنی کی جمع ہے، خاصیت)، لَمْ يَرِدْ (نہیں آتا) وَرَدَ (ض) سے آنا۔

خاصیت باب افعللال

باب افعللال کی دو خاصیتیں ہیں: (۱) لزوم (۲) مطاوعتِ فعلل (رباعی مجرد)
(۱) لزوم: یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے، جیسے: اخْرَجْنِمَ (وہ جمع ہوا) اِغْرَنْفَطَ (منقبض ہوا)
(۲) مطاوعتِ فعلل: کبھی رباعی مجرد کے بعد آتا ہے، اس طرح کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کیا ہو، جیسے: تَعَجَّرَتْهُ فَانْعَجَرَ (میں نے اس کا خون بہایا تو بہت زیادہ بہ پڑا)
نوٹ: اس باب کے معنی میں مبالغہ بھی پایا جاتا ہے۔

خاصیت باب اِفْعِلَّلَّ

باب اِفْعِلَّلَّ کی تین خاصیتیں ہیں: (۱) لزوم (۲) مطاوعتِ فعلل (۳) اقتضاب۔
(۱) لزوم: یہ باب ہمیشہ لازم ہوتا ہے، جیسے: اِزْمَهَرَّ (جسم سرخ ہوا)۔
(۲) مطاوعتِ فعلل: رباعی مجرد کے بعد اس طرح آتا ہے کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کیا ہو، جیسے: طُمَأْنَنَتْهُ فَاطْمَأَنَّ (میں نے اس کو اطمینان دلایا تو وہ مطمئن ہو گیا)۔
(۳) اقتضاب: جیسے: اِكْفَهَرَ النَّجْمُ (سخت تاریکی میں ستارہ روشن ہوا)۔

ملحق ابواب کی خاصیتیں

ملحق ابواب میں وہی خاصیتیں پائی جاتی ہیں جو ملحق بہ میں ہوتی ہیں؛ اس لیے جس ملحق باب کی خاصیت معلوم کرنی ہو، اس کے لیے ملحق بہ باب کو دیکھ لیں؛ البتہ ملحق ابواب میں مبالغہ (معنی میں زیادتی) کی خاصیت مزید بڑھ جاتی ہے، جیسے: شَمَّلَلَّ (تیز چلا)، يَبْقَرُ (مال زیادہ ہوا)، جَهْوَرَّ (تیز چینا)۔

تَمَّ بِحَمْدِ اللَّهِ